حدیث شناسی:

اہمیت علم وعقل قرآن واحادیث کی روشنی میں

اثر: استاد محمد رضا حکیمی
ترجمہ: مولانا سید اکرام حیدر جعفری

پہلی فصل: قرآن کریم میں علم ومعرفت کی اہمیت

(۱) اے رسولؐ اپنے پروردگار کانام لے کر پڑھو۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا" پڑھو، اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی، اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا۔ سن رکھو بے شک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ بے شک تمہارے پروردگار کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔(سورہ علق (۹۶:۱۔۵)

(۲) "آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھادیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم اپنے دعوے میں (کہ ہم مستحق خلافت ہیں) سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ تب فرشتوں نے عاجزی سے عرض کی تو (ہر عیب سے) پاک ہے۔ ہم تو جو کچھ تونے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ تو بڑا جاننے والا، مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔ (اس وقت خدانے آدم کو) حکم دیا کہ اے آدم تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتاؤ۔ پس جب آدم نے (فرشتوں کو) ان چیزوں کے نام بتادیئے تو خدانے (فرشتوں کی طرف) خطاب کر کے فرمایا کیوں، میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے چھپے راز کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ سب جانتا ہوں۔ (سورہ بقرہ (۲)۔۳۱۔۳۳)

(۳) "وہی تو ہے جس نے جاہلوں میں ان ہی میں کا ایک رسول (محمدؐ) بھیجا۔ جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں اگرچہ اس کے پہلے تو

یہ لوگ صریحی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے...(سورہ جمعہ (۶۲) آیہ ۲)

(۴) "کیا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ کرکے اور کھڑے کھڑے خدا کی عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہو (ناشکرے) کافر کے برابر ہو سکتا ہے۔ اے رسول پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں۔ مگر نصیحت عبرت تو بس عقلمند لوگ مانتے ہیں...(سورہ زمر (۳۹) آیہ ۹)

(۵) "ان سے پوچھو تو کہ اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے؟ تو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے؟ (سورہ بقرہ (۲)۲۶۹)

(۶) "اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔ (سورہ رعد (۱۳):۱۹)

(۷) "یہ بھی تو پوچھو کہ بھلا کہیں اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے (ہر گز نہیں) یا کہیں اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے؟ (ہر گز نہیں) (سورہ انعام (۶):۔۵۰)

(۸) "وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو خدا کی طرف سے حکمت عطا کی گئی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسے خوبیوں کی بڑی دولت ہاتھ لگی اور عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں ہے۔" (سورہ احزاب (۳۳) ۳۴)

(۹) "تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور عقل و حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں، ان کو یاد رکھو۔ بے شک خدا بڑا باریک بین واقف کار ہے۔" (سورہ احزاب (۳۳) ۳۴)

(۱۰) "اے رسولؐ بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے، کبھی اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو مطلق اندھا ہے۔"

احادیث میں معرفت کی اہمیت:

(۱) پیغمبرؐ نے فرمایا:

ایک مرتبہ پیغمبر اکرمؐ مسجد میں داخل ہوئے اور دو جگہ لوگوں کو بیٹھے ہوئے پایا۔ ایک گروہ علم دین پر غور فکر کر رہا تھا۔ جب کہ دوسرا استغفار میں مشغول تھا۔ یہ دیکھ کر آپؐ نے فرمایا: دونوں ہی

جلسے نیکی پر مبنی ہیں۔ فرمایا ایک گروہ ذکر خدا کر رہا ہے اور دوسرا عوام کی معلومات میں اضافہ کر رہا ہے۔ یہ گروہ جو علمی کام کر رہا ہے برتر ہے۔(منیۃ المرید ر ۱۳)

(۲)امام علیؑ: اے کمیل ! کوئی شعبہ یا کام ایسا نہیں جس میں اس شعبہ سے متعلق علم کی ضرورت نہ ہو۔(تحف العقول ر ۱۱۹)

(۳)امام علیؑ: جسمانی آنکھوں سے محروم ہونا دل کی آنکھوں سے محروم ہونے کے مقابلے میں آسان تر ہے۔(غرر الحکم ۲۲۷)

(۴)پیغمبرؐ: انصار میں سے ایک شخص پیغمبرؐ کے پاس آیا اور کہا! اے پیغمبرؐ۔ اگر اختیار ہو کہ تشیع جنازہ کروں یا پھر علماء کے درس میں حاضر ہوں، تو ان میں سے آپ کے نزدیک کون سا کام بہتر ہے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: اگر کوئی تدفین کے لئے جنازہ کے ساتھ جانے والا ہو تو عالم کے حضور میں بیٹھنا ہزار تشیع جنازہ' ہزار بیماروں کی عیادت' عبادت میں ہزار شب کھڑے ہونے' ہزار روزے رکھنے' فقیروں کو ہزار درہم صدقہ دینے' ہزار مستحبی حج کرنے' اور راہ خدا میں ہزار جنگوں میں شرکت کرنے (جنگ واجب کو چھوڑ کر) سے بہتر ہے۔ اسکی راہ میں جان و مال کا دینا بہت فضیلت کا حامل ہے۔ تمام نیکیاں عالم کے حضور میں بیٹھنے کے برابر کیسے ہو سکتی ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ عبادت و اطاعت علم ہی سے ہے اور دنیا و آخرت کی نیکیاں علم ہی سے ہیں۔ جبکہ دنیا و آخرت کی برائیاں جہل اور نادانی سے۔(روضۃ الواعظین ر ۱۲)

(۵)امام علیؑ: جس کے بارے میں نہیں جانتے اس کے بارے میں اظہار خیال نہ کرو۔(غرر الحکم ر ۳۳۲)

(۶)امام علیؑ: باتوں کے سمجھنے اور دریافت کرنے کی فکر میں رہو، صرف نقل اور بیان نہ کرو۔(بحار ۲ر۱۶۰)

(۷)امام علیؑ: علم ہر نیکی کی جڑ ہے۔(غرر الحکم ر ۲۰)

(۸)امام علیؑ: اس سے پہلے کہ کسی کے علم اور دانش کے بارے میں باخبر نہ ہو۔ اس کا احترام قائم کرنے کے لئے کوشش نہ کرو۔(غرر الحکم ر ۳۳۳)

(۹)امام باقرؑ: علم کے ذریعہ شر اور برائی کو دور کرو۔ عمل کے لئے اسی علم کو کام میں لاؤ اور خالص عمل کرنے کے لئے اپنے کو ہوشیاری اور بیداری کے ساتھ غفلت کے حملے سے محفوظ رکھو۔اور اس بیداری اور ہوشیاری کو حاصل کرنے کے لئے خدا سے سچے دل سے ڈرو اور اسی طرح عقل کی نشاندہی سے جھوٹی ہوا اور ہوس کے دام میں گرفتار ہونے سے بچتے رہو۔جب ہوائے نفس تم پر غلبہ حاصل کرنا چاہے تو علم کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرو۔جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے بارے میں ہدایت کے طلبگار رہو۔(تحف العقول ر۲۰۷)

(۱۰)امام صادقؑ: "انھوں نے اپنے والد امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بیٹا! اپنے شیعوں کے مقام و منزلت کو ان کے احادیث کے نقل کرنے اور اس کے سمجھنے کی صلاحیت سے پہچانو۔ کیوں کہ حقیقت میں شناخت اور معرفت ہی حدیث کو سمجھنا ہے اور حدیث کو اس کے صحیح معنوں میں سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند درجات پر فائز ہو جاتا ہے۔میں نے حضرت علیؑ کی کتاب میں دیکھا ہے جس میں انہوں نے فرمایا۔ ہر کسی کی اہمیت اس کی معرفت سے ہے۔خداوند متعال لوگوں کا حساب ان کی عقل کے مطابق کرے گا۔(معانی الاخبار ۱ر۲)

(۱۱)امام صادقؑ: ہر بلندی کی اصل جڑ علم ہے اور اعلیٰ مرتبوں پر پہنچنے کے لئے بہترین پایگاہ ہے اور اسی نظریہ سے پیغمبرؐ نے فرمایا (علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر واجب ہے) یعنی علم سے ہی تقویٰ اور یقین حاصل ہوتا ہے۔(بحار ۲ر۳۱۔۳۲)

(۱۲)امام صادقؑ: میرے شیعوں کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں جسم کی اور دو دل کی ہیں۔(تفسیر عیاشی:۲ر۲۴۴)

(۱۳)امام صادقؑ: جب قیامت کا روز ہوگا تو خداوند عالم سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا اور میزان قائم کی جائے گی۔پھر شہیدوں کا خون اور عالم کی روشنائی دو الگ الگ پلڑوں میں رکھی جائے گی۔عالم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے بھاری ہوگی۔(بحار: ۲ر۱۴)

(۱۴)امام صادقؑ: پیغمبر اکرمؐ سے نقل کیا گیا: لوگوں میں عالم وہ ہے جو اپنے علم کے علاوہ دوسروں سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔جس کے پاس زیادہ علم ہے اس کی اہمیت زیادہ ہے۔جس کے پاس کم علم ہے

اس کی اہمیت کم ہے۔(امالی صدوق/۱۹)

(۱۵)امام صادقؑ : نے اپنے جد حضرت علیؑ اور انھوں نے پیغمبر اکرمؐ سے نقل فرمایا ہے جس کے پاس زیادہ علم ہے اس کی اہمیت زیادہ ہے اور کم علم والے کی اہمیت کم ہے۔(بحار:۷۷/۱۱۲)

(۱۶)امام صادقؑ : سماعۃ بن مہران نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے پوچھا کہ یہ کلام خدا یعنی قرآن میں (...من قتل نفساً بغیر نفسٍ ،أو فساد فی الارض ، فکانّما قتل النّاس جمیعاً۔ومن احیاھا فکانّما احیاالنّاس جمیعاً)جو کسی کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لے گیا گویا اس نے اسے زندہ کردیا۔) جو کسی کو ہدایت سے گمراہی کی طرف لے گیا تو گویا اس نے قتل کیا۔(اصول کافی:۲/۲۱۰)

(۱۷)امام صادقؑ : محمد بن مارد کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے پوچھا کہ ایک حدیث میں روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا۔(اگر تم نے حق کو جان لیا اور پہچان لیا تو جو چاہے کرو) آپؑ نے فرمایا ہاں میں نے یہی کہا ہے ''بن مارد نے کہا چاہے زنا کا مرتکب ہو، چوری کرے شراب پیئے؟ فرمایا۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون جو لوگ اس حدیث کے یہ معنی سمجھتے ہوں انھوں نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا۔اگر ایسا ہو تو وہ اپنے اعمال کا ہم کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔جو میں نے کہا اس کا مفہوم یہ ہے کہ (اگر حق کو پہچان لیا تو جو بھی اچھا کام کرنا چاہو کرو) چاہے وہ کام جتنا بھی کرو خدا کی بارگاہ میں قابل قبول ہوگا۔(وسائل:۱/۸۷)

(۱۸)امام صادقؑ : یہ صحیح نہیں کہ جو عالم نہ ہو اس کو سعادت مند کہا جائے اور اسی طرح جو مہربان نہیں ہے اس کو اچھا کہا جائے اور وہ کہ جو صابر نہیں ہے اس کو کامل سمجھا جائے اور اسی طرح جو علماء اور بافہم لوگوں کی توہین اور ملامت سے پرہیز نہ کرے تو اس کے لئے یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ دنیا وآخرت میں خیر و برکت اس تک پہنچے گی۔سکھانے کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ سچا ہو، تاکہ لوگ اس کے کہے پر اطمینان کرسکیں اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا ہو، تاکہ اس کی نعمتوں میں اضافہ ہو۔(تحف العقول:۲۶۸)

(۱۹)امام صادقؑ : اے ہشام !لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا(...دنیا ایک گہرا دریا ہے جس میں بہت

سے لوگ غرق ہو چکے ہیں۔ ایسا کرو کہ تمہاری کشتی کا لنگر خوف خدا ہو، ایمان اس کا بوجھ ہو اور اس کی بادبان عقل ہو اور اس کا رہنما علم ہو۔ (تحف العقول:۲۸۵)

(۲۰) امام کاظمؑ: نجات نہیں مل سکتی سوائے اس کے کہ جو اطاعت کرے اور اطاعت علم سے ہوتی ہے علم تعلیم دینے سے ہوتا ہے اور انسان عقل کی ہدایت سے تعلیم کی طرف مائل ہوتا ہے اور واقعی علم وہ ہے جو عالم ربانی سے حاصل ہو۔ (وسائل:۱۸/۸)

☆☆☆